سوال

سودی لین دین (16)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین درباب سود کے کہ فی زمانہ اکثر اہل اسلام بدلیل اس کے کہ یہ ملک دار الحرب ہے اور دار الحرب میں سود لینا درست ہے۔ آپس میں ہندوؤں اور مسلمانوں سے سود لیتے ہیں۔ اور دیتے ہیں۔ آیا اس حیلہ سے سود لینا مسلمانوں کو اس ملک میں درست ہے یا نہیں بینوا توجرو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

ھد!

ن مرقومہ جاننا چاہیئے۔ سود کا لینا اور دینا کواہ دار الاسلام ہو خواہ دار الحرب میں حرام اور ممنوع ہے۔ نزدیک امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد۔ اور امام یوسف اور جمہور علماء رحمہم اللہ کے کیونکہ قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ سے حرمت ربوا کی ثابت ہے۔ قطعاً مگر امام ابو حنیفہ۔ امام محمد فرماتے ہیں۔ کہ دار الحر

ن ہذہ البلدة صارت دار السلام باجراء احکام الاسلام فیہا فما بقی شیئ من احکام دار السلام فیہا یبقی دار السلام علی ما عرف ان الحکم اذا ثبت بعلمة فما بقی شیئ من العلمة یبقی ببقائہ ہکذا ذکر شیخ الاسلام ابو بکر فی شرح سیر الاصل وذکر فی موضع اخر منہا ان دار السلام لا تصیر دار الحرب اذا بقی شیئ من احکام الاسلام وان زال غلبة

لانا محمد اسحاق صاحب مرحوم مغفور نے بھی بیچ جواب مستفتی کے فرمایا ہے۔ کہ سود لینا دار الحرب میں حربی سے درست نہیں۔ چنانچہ عبارت فتویٰ جناب مونا مبروری بعینہ نقل کی جاتی ہے۔ درحل حرمت مبلغ سود در دار الحرب از حربیان کلامے است وآں این است کہ حرمت ربوا بنص قطعی ثابت است۔ کماة

وَأَحَلَّ للَّهُ لْبَيْعَ وَحَرَّمَ لرِّبَوٰا

۔ وحلت ربوا از کافر حربی در دار الحرب ظنی است پس عمل کردن بر دلیل اقوی اوکد است خصوصا وقتیکہ در دار الحرب بودن این دیار علماء را اختلاف باشد بس اجتناب در گرفتن سود از حربی اوکد والزم خواہد بود ونیز قاعدہ فقہ است۔ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام۔ واین وقتے باشد کہ ہر دو دلیل عریک رتبہ باشد وجوا

نزیر حسین عفی عنہ۔ سید محمد نزیر حسین۔ سید محمد ہاشم۔ صحیح محمد قطب الدین۔ حسبنا اللہ لیس حفیظ اللہ۔ ہذا الجواب فقیر محمد خواجہ ضیاء الدین احمد

دالمجیب محقق۔ محمد مسعود نقشبندی۔ محمد یوسف (

چونکہ دو سوال مرقوم است کہ سود فی زمانا اکثر اہل اسلام بدلیل اینکہ این ملک دار الحرب است ودر دار الحرب سود گرفتن درست است ہندو وسلمان باہم دیگر سود می گیر ندومی دہند پس ازیں حیلہ سود گرفتن مسلمانان را در یںملک درست است یا نہ۔

جواب۔ این سوال صرف این قدر باید کہ ایں ملک دار الحرب نیست حسب روایات استفتاد ریں صورت سود گرفتن۔ بالاتفاق درست نیست وسائل سوال از چین وروس کہ بالاتفاق دار الحرب ہسندنی کندک در جواب نوشتہ شود گفتگو دریں مقدمہ بسیار است در رکتب خمسہ امام محمد مرقوح است کہ طول بسیاری خواہد پس

نوٹ۔ خلاصہ ان فتوؤں کا یہ ہے کہ سود لینا کسی بھی حال میں درست نہیں۔ اور ہندوستان دار الحرب نہیں ہے۔

)فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ۲۔۱۴۳۔۱۴٤(